باب۔25

منافقین اور ان کی کارروائیاں

☆ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۔

ترجمہ: اور لوگوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روزِ قیامت پر حالانکہ وہ ایماندار نہیں ہیں۔(سورۃ البقرہ: آیت 8)

☆ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۔

ترجمہ: بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں رہیں گے۔ اور تم ان کا کوئی یار و مدد گار نہ پاؤ گے۔(سورۃ النساء: آیت 145)

☆ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ---------- ---------- وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ۔ (سورۃ البقرہ: آیت 9 تا 19)

☆ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا ---------- ---------- لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۔ (سورۃ النساء: آیت 140 تا 144)

پہلے ابتدائے اسلام کے منافقین پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ یہ منافق کیا کرتے تھے؟ یہ لوگ بہ ظاہر تو مسلمان ہو چکے تھے لیکن بہ باطن، کافروں سے ملے ہوتے تھے۔ مسلمانوں سے بھی ڈرتے اور کافروں سے بھی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا غلبہ ہو تو وہ فائدہ میں رہیں، اور اگر کافر ہی کا غلبہ ہو جائے تو بھی فائدے میں رہیں۔ سچے مسلمان، ان سے کہتے کہ یہ دورخی چال نہیں چلنا چاہیے۔ مسلمانوں کے راز کفّار کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بزدل، حیلے حوالے سے شریکِ جنگ نہ ہوتے۔ اور اگر ہوتے بھی تو عین جنگ سے بھاگ پڑتے۔ ان سے پوچھا جاتا ایسا کیوں کرتے ہو، تو وہ کہتے کہ ہم پالیسی والے لوگ ہیں۔ سیاست کی ہم کو مہارت ہے۔ ان کا کہنا ہوتا کہ عقلمند تو وہ ہے جو سب سے ملے اور فوائد حاصل کرے۔ یہ جنگ اور یہ لڑائی بھڑائی تو نِری جہالت ہے۔

Siddiqui Publications

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے تو مسلمانوں کا بہت غلبہ ہو گیا۔ یہودیوں اور نصرانیوں کے سرداروں کی کچھ نہ چلنے لگی۔ آخر کار یہ مسلمان ہو گئے۔ مگر ان کی لیڈری جاتی رہی۔ چناں چہ اب ان کے دلوں میں حسد کی بیماری پیدا ہو گئی۔ نتیجتاً رات دن فتنوں اور سازشوں میں کٹتے۔ مگر جس کو اللہ رکھے اس کو کون چکھے۔ اسلام بڑھا اور بڑھتا ہی رہا۔

اب حال کے منافقین کا بھی ایک جائزہ لیتے ہیں۔ یہ دراصل بین الاقوامی یا سیاسی مسلمان ہیں۔ انہیں نہ نماز سے غرض نہ مسجد سے مطلب۔ ہاں کبھی کبھی ضرورت سمجھتے ہیں تو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی چندہ دیتے ہیں اور کافروں کو بھی۔ یہ، مجلسِ آئین و قوانین میں شریک ہو کر اصول و احکامِ اسلام کے خلاف، قوانین منظور کرواتے ہیں۔ خود بھی خلافِ شرع کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ کفار کی محبت میں غلطاں دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان سے بھی کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے دوست ہیں۔

ان میں سے بعض منافقین کی صورت یہ بھی ہے کہ اسلام کی بعض باتیں ان کی سمجھ میں آتی ہیں تو مان لیتے ہیں۔ اور جو سمجھ میں نہیں آتیں تو ان سے انکار کر دیتے ہیں۔ قرآن کے اثر سے ان کو کچھ امید بھی ہوتی ہے اور کچھ خوف بھی۔ کافروں سے ڈرتے ہیں اور نظامِ اسلام کی خوبی کی وجہ سے ان کو کچھ دنیاوی امید بھی دکھائی دیتی ہے۔ یوں وہ تذبذب میں پڑ جاتے ہیں۔ یہ نہ مسلمان ہیں نہ کٹّے کافر۔

لیکن بعض منافقوں کی ظاہری حالت کو دیکھیں تو یہ نہایت متقی لباس میں نظر آئیں گے۔ لیکن بات بات میں شرک اور کفر سے ڈرانا۔ بدعت بدعت ان کی زبان پر ہر وقت ورد میں رہتا ہے۔ عربی زبان کو یہ مٹاتے چلے جا رہے ہیں۔ من مانے ترجمے و تفاسیر لکھتے ہیں۔ مستقل تحریک ہے کہ بجائے عربی خطبوں کے اردو میں تقریر کی جائے تا کہ ان کی ضروریات کو ظاہر کیا جا سکے۔ ان کی زباں پر رات دن ہر وقت قال اللہ اور قال الرسول وِرد میں ہوتا ہے لیکن یہ، لوگوں کے دلوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کمی پیدا کرنے کے لیے غلطاں و پیچاں رہتے ہیں۔ نوبت تو یہ بھی ہے کہ اب اس برصغیر میں بہت سے مدعیانِ نبوت بھی نظر آنے لگے ہیں۔ کھلے کافروں سے اس قدر نقصان نہیں جتنا ان خانہ خرابوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 1 صفحہ 12 تا 27 اور پارہ 5 صفحہ 114 تا 119}

Siddiqui Publications